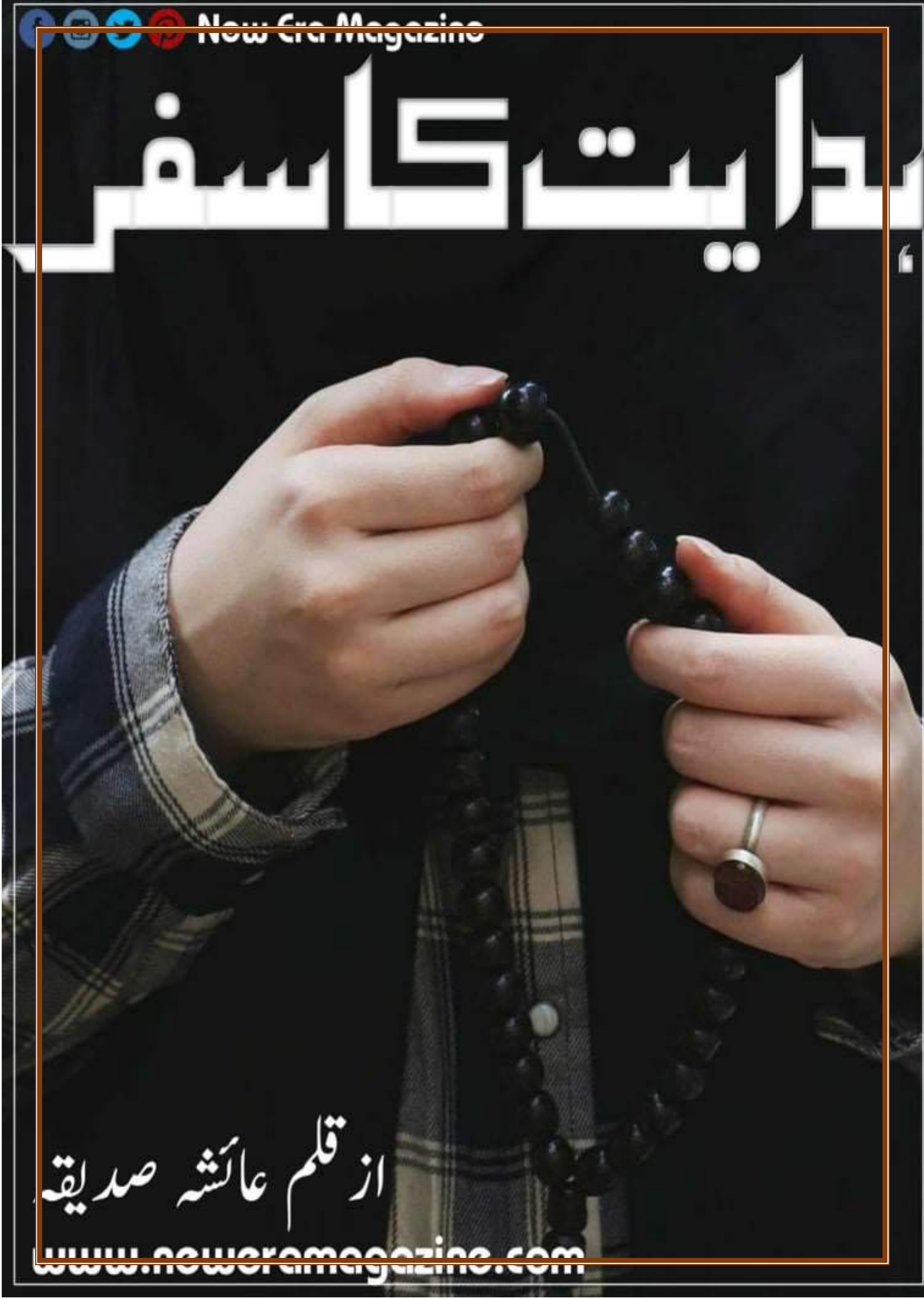
New Era Magazine
ہدایت کا سفر
از قلم عائشہ صدیقہ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

ہدایت کا سفر

از عائشہ صدیقہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

زرنی بیٹا یہ کیا اتنا برا ٹیسٹ، مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی-اُس کو اکیڈمی جاتے ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور یہ اس کا دوسرا ٹیسٹ تھا-

آپ پڑھنے والی اسٹوڈنٹ ہیں اس سے زیادہ اچھا کر سکتی ہیں، خیریت ہے سب ٹھیک ہے؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی کے برے ٹیسٹ پر اس کے ٹیچر حیران تھے اور اس سے وجہ پوچھ رہے تھے-

کچھ نہیں سر، بس طبعیت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے شاید فوکس نہیں ہوا، زرنی نے گول مول سا جواب دیا-

کوئی بات نہیں اگلی دفعہ اچھا دیجئے گا انہوں نے پیار سے کہا وہ جانتے تھے کہ زرناب پڑھنے والی طالبہ ہے اسی لیے اس کو چھوٹ مل گئی تھی ورنہ پڑھائی کے معاملے میں وہ ذرا سخت تھے-

اس کی دوست صنوبر نے بھی اس کے ساتھ ہی اکیڈمی جوائن کی تھی، وہ کالج سے سیدھا ہی ادھر آتی تھی اور واپسی پر دونوں ایک ساتھ ہوتی تھیں-

اکیڈمی سے واپسی پر صنوبر نے اس سے خراب ٹیسٹ کی اصل وجہ پوچھی-

کچھ نہیں یار بس ایسے ہی، زرناب شاید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی-

زرنی اب تم مجھ سے بھی چھپاؤ گی- صنوبر زرنی کی بیسٹ فرینڈ تھی-زرنی اس سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی کرتی تو وہ پکڑی جاتی تھی-اسی لیے اس نے بات ہی نہیں کی-

لیکن اس کو کچھ دنوں سے زرنی بہت اداس اداس سی لگ رہی تھی- حلانکہ وہ بہت شرارتی تھی-

وہ دونوں مل کر بہت شرارتیں کرتی تھیں لیکن اُنہوں نے کبھی ٹیچرز کا ادب اور لحاظ کا

دائرہ نہیں چھوڑا تھا، جو کہ کالج کی اکثر طالبِ علم اپنی مستی میں بھول جایا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اکیڈمی اور کالج دونوں جگہ ہی ان کا شمار ٹیچرز کے پسندیدہ سٹوڈینٹس میں ہوتا تھا۔ لیکن فی الوقت زرنی کی اداسی اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

ایک ہاتھ میں رجسٹر تھامے اور دوسرے کندھے پر بیگ لٹکائے وہ ہر چیز سے لاپرواہ اپنی ہی سوچ میں چل رہی تھی کہ اچانک اس کی آنکھیں چمکنے لگیں اور لب خود ہی مسکرانے لگے، صنوبر اس کو پل بھر میں بدلتا دیکھ کر حیران ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی زرنی اچھلتے ہوئے خوشی سے بول اٹھی، صنو وہ دیکھو چاند۔ اُس کی اونچی آواز سے وہاں کھڑے لوگوں نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔ صنوبر کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا بھلا اس وقت چاند کہاں سے آیا۔

لیکن وہ اس کی نظر کا تعاقب کر کے ٹھٹھک گئی تب اس کی سمجھ میں آیا کہ وہ آسمان والے چاند کی بات نہیں کر رہی۔

آہستہ اتنی ذور سے بولو گی تو لوگ پاگل سمجھیں گیں، صنوبر نے اس کے اونچا بولنے پر اس کو ٹوکا-

لگتا ہے کافی دنوں بعد تم نے چاند دیکھا ہے، اس نے جان بوجھ کر اس کو چھیڑنے کی خاطر کہا-اس کی اداسی کی فلحال یہی وجہ اس کی سمجھ آئی تھی-

نہیں خیر، دیکھتی تو رہتی ہوں لیکن لائیو کافی دنوں بعد دیکھ رہی ہوں، اس نے بنا کوئی اثر لیے ہنس کر جواب دیا-

کیا مطلب، پہلے ہائی لائیٹس دیکھتی ہو، اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا جس پر زرناب نے اپنے ہاتھ میں پکڑا رجسٹر بغیر کسی لحاظ کے اس کے کندھے پر دے مارا جس پر وہ بیچاری اپنا کندھا ملتی رہ گئی-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

گھر آتے ہی اس نے اپنا بیگ اور رجسٹر بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں رکھا، بھاگ کر
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

الماری سے اپنا موبائل اٹھایا اور چاند کے نام سے سیوڈ نمبر نکالا جہاں اس کو "کام سے جا رہا ہوں، پاپا نے بھیجا ہے" کا میسج موصول ہوا، تقریباً پانچ منٹ پہلے کا لاسٹ سین جگمگا رہا تھا۔

میسج پڑھ کر اس کے چہرے کی مسکراہٹ اور زیادہ گہری ہو گئی تھی۔

لگتا ہے آج جناب کو کوئی کام ہی نہیں، یہ سوچ کر ہی وہ نہال ہو گئی تھی۔

او ہو اس موبائل کی بیٹری بھی کم ہے، موبائل کی کم بیٹری دیکھ کر اس کو غصہ بھی آیا تھا کہ وہ اس کو چارجنگ پر کیوں نہیں لگا کر گئی تھی۔

اس کو پلگ کے ساتھ لگا کر وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔ سیڑھیاں اتر کر اس نے اپنا رخ کچن کی طرف کیا تھا جہاں اس کی امی کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔

"آ گئی میری بیٹی"، مسز محسن نے اس کو دیکھتے پیار بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کے ماتھے پر آگے بڑھ کر بوسہ بھی دیا۔

ہاں جی امی، آج میں بہت تھک گئی ہوں، یہ کہہ کر وہ شیلف کے اوپر بیٹھ گئی جیسے وہ روز بیٹھا کرتی تھی-

کیوں جی آج ایسا کیا کر لیا تھا جو تھک گئی ہو، سبزی کاٹتے ہوئے انہوں نے نظریں اٹھا کر اس سے پوچھا-

آج ٹیسٹ تھا، وہ دیا ہے، پورا دن اس کو تیار کرنے میں لگ گیا اور وہ بھی اچھا نہیں ہوا، زرناب نے اداسی سے پوری بات ان کے گوش گزار کی-

کوئی بات نہیں، کبھی کبھی برے ٹیسٹ بھی ہو جاتے ہیں، بلاوجہ کی ٹینشن سوار کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، اس کی امی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا-

آج میں نے پڑھائی سے ریسٹ کرنا ہے، زرناب نے گاجر اٹھا کر کھاتے ہوئے کہا-

ریسٹ کس خوشی میں، تمہارے پیپرز میں نے دینے ہیں کیا؟، انہوں نے لہجہ تھوڑا سخت کر کے کہا-

کیوں کہ میری پیاری امی ابھی پاکستان کا میچ شروع ہونے والا ہے اور میں نے وہ دیکھنا

ہے،اس نے بے فکری سے ان کے گلے میں بازو ڈال کر جواب دیا-

میچ کی زیادہ فکر ہے وہ بعد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے-انہوں نے اس کے بازو ہٹاتے ہوئے کہا-

اوں ہوں امی جان،بعد میں وہ مزا نہیں آتا جو لائیو میچ دیکھنے میں آتا ہے،یہ کہہ کر وہ ٹی وی لاؤنج میں چلی گئ-

اس نے جلدی سے ٹی وی اون کیا،چینل کی سرچنگ کرتے ہوئے جلد ہی اسے سپورٹس چینل مل گیا-

جہاں پاکستان اور سری لنکا کا میچ تھا جو کہ آدھے سے زیادہ گزر بھی گیا تھا-پاکستان کی خراب پرفارمنس کی وجہ سے وہ بے دلی سے اٹھی اور کمرے کی جانب چل دی-

وہاں جا کر سب سے پہلے اپنا موبائل دیکھا جہاں کوئی میسج نہ پا کر وہ افسردہ ہو گئی-

ناجانے کون سا ایسا کام ہے جو ابھی تک ختم نہیں ہوا،یہ سوچ کر اس نے سوالیہ نشان کا میسج چھوڑ دیا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اسٹڈی ٹیبل پر ہر طرف کتابوں کا راج تھا،اسٹڈی لیمپ کی روشنی میں فزکس کی کتاب کھولے وہ نمریکل حل کرنے کی کوشش میں مگن تھا-رجسٹر پر تیزی سے چلتے اس کے ہاتھ اس کی محنت کا پتہ دے رہے تھے-

اس کی یکسوئی دروازے کے زور سے کھلنے پر ٹوٹی جہاں پانچ سالہ بچی منہ پھلائے اس کے پاس آئی اور اس کی گود میں چڑھ گئی-اس کے پیچھے پیچھے چودہ سالہ لڑکا بھی آیا جو شاید اب اس گڑیا جیسی بچی کو منانے کے لئے آیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی دیکھیں نا رضا بھائی مجھے آئس کریم نہیں لے کے دے رہے، حسب معمول سارہ حاشر کو اس کی شکایت لگا رہی تھی-

کوئی بات نہیں، میں لادوں گا لیکن ابھی نہیں ابھی رات بہت ہو گئی ہے اور آپ کا گلہ بھی خراب ہے،اس کے سمجھانے کے انداز سے اس کا سارہ کے لئے پیار ظاہر ہو رہا تھا-

ٹھیک ہے بھائی لیکن آپ صبح لا کر دیں گیں نا؟اس نے خوش ہوتے ہی تصدیق چاہی

تھی معاذوہ منع ہی نہ کر دے۔

ہاں جی میری گڑیا میں آپ کی فیورٹ آئس کریم لاؤں گا،اب خوش، یہ بات کرتے ہوئے اس نے ایک سخت نظر پاس کھڑے رضا پر ڈالی جیسے سارا قصور اسی کا ہی ہو۔

ہاں جی خوش چلیں اب مما کھانے کے لئے بلا رہی ہیں،اس نے خوش ہوتے ہوئے اس کو کھانے کی اطلاع دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر حاشر سارہ کو اٹھا کر چل پڑا۔

کھانے کی ٹیبل پر پہنچتے ہی مسز انجم نے اس کو ڈانٹا،حاشر اتنا بھی کیا پڑھنا کہ انسان کو کھانے کا ہی ہوش نا رہے۔

ہاہاہا مما چھوڑیں آپ کو پتہ ہے نا بھائی کا بس پڑھائی اور پڑھائی،رضا نے ہنستے ہوئے کہا

۔

تم چپ کرو رضا ہر وقت سارہ کو تنگ کرتے رہتے ہو،حاشر اب رضا کو اپنی چھوٹی بہن

کو تنگ کرنے پر ڈانٹ رہا تھا-

.

میں نے اب کیا کیا ہے رضا نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر لاتے ہوئے کہا-

بس بس جیسے مجھے کچھ پتا ہی نہیں حاشر نے اس کو آنکھیں دکھائیں-ادھر گیٹ پر ہارن کی آواز سنائی دی-

سب تو موجود ہیں پھر اس وقت کون آسکتا ہے،ناصر نے ارد گرد نظر دوڑائی اور کہا-

وہ دروازہ کھولنے کے لئے اٹھنے لگے کہ حاشر نے ان کو روک دیا-

میں دیکھتا ہو پاپا،آپ کھانا کھائیں-

گیٹ کھولتے ہی اس کے تاثرات پہلے حیرانی اور بعد میں خوشی میں بدل گئے،کیونکہ وہاں ساجدہ اپنے دو بچوں کے ساتھ کھڑی تھیں-

آنٹی آپ،یہ کہتے ہوئے وہ بے ساختہ ان کے گلے لگ گیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساجدہ رشتے میں حاشر کی پھوپھو تھیں-وہ ناصر صاحب کی لاڈلی بہن تھی جو سعودی عرب سے دو سال بعد پاکستان آئی تھیں-

ان کے دو بچے تھے حسن اور حیدر- حسن آٹھ سال کا جبکہ حیدر پانچ سال کا تھا-

بلال،اس کی آواز سن کر ملازم آیا،یہ سامان اٹھا کر اندر لے جاؤ-یہ کہہ کر ان سب نے ڈائیننگ ٹیبل کا رخ کیا-

ناصر تو اپنی بہن کو دیکھ کر والہانہ اٹھ کھڑے ہوئے،سب ہی ان کو دیکھ کر حیران ہو گئے-

ساجدہ تم اچانک کیسے،کوئی خبر بھی نہیں دی ناصر نے کھل کر حیرانگی کا اظہار کیا-

بس بھائی،بہت دن ہو گئے تھے،سوچا اس دفعہ سب کو حیران کر دوں-

اچھا یہ باتیں ہوتی رہیں گی پہلے بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ-

سچی ساجدہ تم بالکل ویسی ہی ہو جیسے دس سال پہلے تھی،ماشاءاللہ دو بچے بھی ہو گئے ہیں لیکن لگتا ہی نہیں ہے،مسز انجم نے اپنی نند ساجدہ کو دیکھ کر کہا-

کیا کروں بھابھی ان کے بابا کو میں ایسے ہی اچھی لگتی ہوں سجی سنوری ہوئی-

آنٹی حسن اور حیدر دونوں بہت ہی شرارتی ہیں، رضا نے کہا-

وہ بچے ہیں شرارتیں نہیں کریں گے تو کیا تم اتنے بڑے ہو کر کرو گے، حاشر نے رضا کی بات سن کر اس کو ٹوکا-

ماشاءاللہ ہمارا حاشر اتنا سمجھ دار ہو گیا ہے، ساجدہ نے حاشر کی تعریف کی-

ہاہاہاہا نہیں آنٹی ایسی بات نہیں بس میں نے ایک جنرل بات کی ہے اب سارہ بھی بچی ہے وہ بھی بہت شرارتی ہے اور اپنی عمر اس کو بھول گئی ماما کو کتنا تنگ کرتا تھا-

ارے بیٹا عمر کیا ابھی صرف سولہ سال کا ہے بچہ ہی تو ہے، ساجدہ نے حاشر کی بات کے جواب میں کہا-

آنٹی آپ دو سال بعد آئیں ہیں نا اسی لیے ایسا کہہ رہی ہیں-

بھائی آپ کونسا اتنے بڑے ہیں صرف دو سال کا ہی فرق ہے اور سمجھاتے ایسے ہیں جیسے آپ پچیس سال کے ہو اور میں دس بارہ سال کا بچہ ہوں، رضا کی بات سن کر سب ہنس پڑے-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

رات اپنے جوبن پر تھی-سب کے جلدی سونے کی وجہ سے گھر میں سناٹے کا راج تھا-

آج بھی اس کے بال جوڑے میں قید تھے اور پہلے کی طرح ہی بال پوائنٹ بالوں میں اٹکائے وہ بیڈ پر کتابوں کا پلندا اپنے گرد پھیلا کر صبح کے پیپر کی تیاری کر رہی تھی-

اپنا کام کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً وہ سامنے لگی وال کلاک پر نگاہ ڈال لیتی تھی، یوں لگ رہا تھا جیسے کسی کام کی جلدی ہو-اسی اثناء میں قریب ہی پڑا موبائل اٹھایا اور بارہ بجے کا الارم لگا دیا-

وہ خود پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی-

تقریباً آدھے گھنٹے بعد موبائل نے الارم بجا دیا، اس نے جلدی سے اس کو اٹھایا، گیلری
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کھولی، وہاں سے ایک ویڈیو سلیکٹ کی اور بھیج دی۔

ٹھیک دو منٹ بعد اس کے موبائل کی اسکرین بلنک ہوئی، جہاں تھینک یو لکھا جگمگا رہا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے موسٹ ویلکم کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیر تیاری کیسی ہے؟ ایک نیا پیغام موصول ہوا۔

تیاری بہت اچھی ہے، یہ بتاؤ سب سے پہلے وش کس نے کیا۔

ظاہر سی بات ہے پورے بارے بجے آپ کا میسج آیا ہے تو آپ نے ہی کیا نا اور آگے مسکراتا ایموجی۔

ویسے مجھے لگا تھا آپ کو یاد ہی نہیں ہو گا۔

کیوں یاد نہیں ہو گا؟؟ حیرانگی سے پوچھا گیا-

کیونکہ پیپرز میں اور کچھ یاد نہیں رہتا-

یہ بھی کوئی بھولنے والی چیز ہے بھلا، مجھے یاد تھا-

آپ نے اتنی تصویریں سنبھال کرر کھی ہیں، ایک نیا سوال آیا تھا-

جی ہاں، میرے پاس سب ہیں، آپ کو بھی چاہئیں ہو تو اپنی سمجھ کر لے لینا، ہنستے ہوئے کہا گیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کبھی فون سے ڈیٹا ڈیلیٹ ہو گیا تو لے لوں گا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مسز انجم ملازمین کے ساتھ لگی دوپہر کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھیں-ساجدہ
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کے آنے کے بعد ان کا کام کافی بڑھ گیا تھا- ابھی کچھ دن تک وہ ادھر ہی تھی لیکن کچھ دنوں بعد ان سب کا ارادہ لاہور جانے کا تھا، وہاں اس کے سب سے بڑے بھائی رہتے تھے- ان کو جب سے ساجدہ کی آمد کا پتہ چلا تب سے ہی آنے کا پوچھ رہے تھے-

ڈرائینگ روم سے خوش گپیوں کی آوازیں آرہی تھیں-

تم سب لوگوں نے ایسے اچانک سرپرائز دیا ہے مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے، یہ حاشر کی آواز تھی جو اپنے دوستوں کے آنے پر خوشی کا اظہار کر رہا تھا- بہت دنوں بعد حاشر کے دوستوں کی پلٹن نے ادھر کا رخ کیا تھا-

اتنے دن گھر رہنا آسان تھوڑی ہے- اتنی ٹف روٹین کے بعد اچانک انسان فری ہو جائے، اس کی خوشی بہت ہوتی ہے، لیکن زیادہ دیر تک فارغ نہیں رہا جاتا، علی نے حاشر کی بات کا جواب دیا-

ہاں یار یہ تو ہے چلو کوئی نہیں تھوڑے دن ہی ہیں پھر وہی روٹین شروع ہو جانی،

عبدالرحمن نے کہا-

سب باتوں میں ہی مصروف تھے کہ حاشر کا موبائل بجا،اسکرین پر نمبر دیکھ کر ایک پل کے لیے اس کی رنگت بدلی، لیکن وہ فوری سنبھل گیا-

اس نے کوئی ریسپانس نہیں دیا اور موبائل رکھ دیا-

تھوڑی دیر بعد دوبارہ اس کا موبائل بجا-

یار دیکھ لے تو اٹھاتا کیوں نہیں کال،اسامہ نے بار بار کال آنے پر کہا-

نہیں یار کوئی رانگ نمبر ہے-

جو بھی ہے اٹھا لے ہو سکتا ہے کوئی جاننے والی ہو اسی لیے مسلسل کال آرہی ہے،رانگ نمبرز ایسے بار بار نہیں کرتے، محراب نے اس کی ٹانگ کھینچی-

اور سب ہنس پڑے،اٹھالے یار کیا پتا کسی اپسرا کا دل آگیا ہو اور بیچاری نے بڑی مشکل سے تیرا نمبر ڈھونڈا ہو،اسامہ نے بھی علی کی طرح اس کو چھیڑا۔

چپ کرو تم سب پاگل ہو گئے ہو،میں کوئی شہزادہ تھوڑی ہوں جو کسی کا بھی دل آجائے،حاشر نے تھوڑے غصے سے کہا بار بار موبائل بجنے پر وہ جھنجھلایا تھا اور اس نے کوفت سے اٹھالیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری جانب سے سلام کے جواب میں صرف وعلیکم اسلام کہا گیا۔

اور پوچھا کون؟؟کون کہنے پر کال کٹ گئی اور اس نے سکھ کا سانس لیا۔

ہاں بھئی شہزادے،کون سی شہزادی تھی؟؟اس دفعہ عبدالرحمن نے اس کو چھیڑا۔

میں اتنی خوش فہمیاں نہیں پالتا نا ہی میں کوئی شہزادہ ہوں اور نا کال کرنے والی شہزادی

تھی، کوئی رانگ نمبر تھا-

کوئی بولا ہی نہیں پتہ نہیں لوگ اتنے فارغ کیسے ہوتے ہیں جو ایسے ہی تنگ کرتے رہتے ہیں، حاشر کی جھنجھلاہٹ پر سب ہنس دیے-

شہزادے سے کم بھی نہیں ہے بس تھوڑا تیار ہو کر گرلز کیمپس کے باہر کھڑا ہو جا، لڑکیاں مڑ مڑ کر نا دیکھیں تو کہنا، محراب نے اس کو جواب دیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ان سب فضولیات کا شوق نہیں ہے-

سب اسی طرح باتوں میں لگے رہے-

دوستوں کے جانے کے بعد حاشر نے دوبارہ اسی نمبر پر کال کی-

اگلی جانب سے کال پہلی ہی رنگ پر اٹھالی گئ-

حاشر نے سلامتی بھیجی دوسری جانب سے سلام کے جواب کے فوری بعد آپ کون کا سوال غصے سے کیا گیا-

حاشر اس بات پر مسکرایا اور بولا اب میں کون ہو گیا ہوں، سہی ہے-

جیسے مجھ سے سوال کیا گیا میں نے بھی ویسے ہی سوال کیا، بڑے دھڑلے سے کبھی مجھے کہا گیا تھا جس نمبر سے مرضی کال کرلو میں پہچان لوں گا، اگلی جانب سے جواب آیا-

ارے یار کول ڈاؤن اس وقت دوست بیٹھے تھے، اسی لیے ایسا کہا تھا-نا پہچانا ہوتا تو میں دوبارہ کال کیوں کرتا؟؟ حاشر کی طرف سے سوال کیا گیا-

بڑے سمجھدار ہو گئے ہو یہ بات سن کر حاشر ہنسنے لگ گیا-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سہ پہر کا وقت تھا- بیڈ کے عین سامنے کی کھڑکی اس نے کھول کر رکھی تھی- تپتی دوپہر کی نسبت اب موسم قدرے خوشگوار ہو رہا تھا- باہر ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جس کے باعث پردے ہل رہے تھے-

معمول سے ہٹ کر آج اس نے بالوں کی چٹیا بنا رکھی تھی- اگلی جانب کے کٹے ہوئے بالوں کو بھی پنز میں قید کر رکھا تھا تاکہ کام کے دوران وہ اس کو تنگ نہ کریں- پنکھے کی سپیڈ بار بار کا غذ اڑنے کی وجہ سے کافی کم کر رکھی تھی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنی اب اپنے امتحانات سے فارغ ہو چکی تھی-

لیکن اس کے بعد پریکٹیکل ہمیشہ ہی سے اسے جان کا عذاب لگتے تھے-

وہ جھک کر اپنی بک پر ڈائیا گرامز بنانے میں مصروف تھی- ایک ہی پوزیشن پر بیٹھ کر وہ تھک گئی تھی اسی لیے تکیہ بیڈ کی کراؤن کے ساتھ لگا کر اس نے بک کو گود میں رکھ لیا تھا-

اس طرح بیٹھنے سے اس کی کمر کو کسی حد تک راحت مل گئی تھی لیکن ڈائیاگرام تھوڑی خراب ہو چکی تھی۔

کیا مصیبت ہے پہلے پیپر زدو اور پھر پریکٹیکلز میں جان پھنساؤ، وہ نہایت ہی کوفت کا شکار ہوئی۔ کچھ دیر کے لئے اس نے بک رکھ دی اور آنکھیں بند کر کے اس نے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگالی۔

کام کرتے ہوئے اس نے فون پر اپنی فیورٹ پلے لسٹ چلا رکھی تھی۔ وہ اکثر ہی اس طرح کا کوئی کام کرتے ہوئے اپنے پاس گانے چلا لیا کرتی تھی۔

اگلے گانے کے ابھی صرف لیریکس ہی شروع ہوئے تھے کہ اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ تقریباً کوئی تیس سیکنڈ بعد گانے کے بول شروع ہوئے تھے۔

سن میرے ہم سفر

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر

کہ میری سانسیں چلتی جدھر

رہوں گا بس وہیں عمر بھر

اس گانے کے چلتے ہی اس کے آنسو بھی چھلکنے لگے، شائد اس کو یہ گانا بہت پسند تھا یا اس گانے سے جڑی کوئی یاد تھی جس نے اس کو رونے پر مجبور کیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہاں سے اٹھی اور کھڑکی کے باہر ٹیرس کے کونے پر جا کر بیٹھ گئی-اس کے ذہن میں یادیں تازہ ہو رہی تھیں-

یار پلیز یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر مت رویا کرو میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ آپ روؤ-

مجھے آنسوؤں سے بہت تکلیف ہوتی ہے میں تو کہتا ہوں کہ آپ کے آنسو بھی مجھے مل جائیں اور آپ ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہو-

آپ نا بالکل پاگل ہیں بھلا اتنی الٹی سیدھی حرکتیں کون کرتا ہے؟

ہمیشہ الٹے کاموں میں ہی دماغ کیوں چلتا ہے-

اس کے دل و دماغ میں سب الفاظ گڈ مڈ ہو رہے تھے یادوں کا ایک سلسلہ تھا جو شروع ہو چکا تھا-ان سب کے ساتھ آنسوؤں میں روانی بھی آ رہی تھی-

باہر کا موسم انتہائی خوشگوار تھا لیکن اس کے اندر ہر طرف اداسی چھائی تھی-

دل تو میرا اداس ہے ناصر

شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے

(ناصر کاظمی)

~~~~~~

آنٹی تایا ابو ہمیں دیکھ کر کتنا خوش ہوں گے، رضا نے ساجدہ کو مخاطب کر کے کہا-

ہاں بیٹا بہت خوش ہوں گے-

ساجدہ کو سعودیہ عرب سے آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا، وہ سب سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی کے گھر آئی تھیں اور اب وہ اپنے بڑے بھائی سے ان کو بغیر بتائے ملنے جا رہی تھیں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حاشر اور رضا بھی ان کے ساتھ ہو لیے تھے-

سارہ اور گلشن دونوں گھر میں ہی رہ رہی تھیں وہ دونوں جڑواں تھیں سارہ حاشر سے زیادہ اٹیچ تھی جبکہ گلشن اپنے باپ سے زیادہ کلوز تھی- وہ دونوں ابھی پانچ سال کی تھیں-
~~~~~~

مما مجھے بھی حاشر بھائی کے ساتھ جانا ہے سارہ حاشر کے ساتھ جانے کی ضد کر رہی تھی-

نہیں، آپ اتنے دن نہیں رہ سکو گی ادھر اور گلشن بھی ادھر ہی ہے-

مسز انجم نے سارہ کو سمجھایا تھا-

رضا سے اداس سی سارہ دیکھی نہیں جارہی تھی،اس نے مما سے اس کو نا بھیجنے کی وجہ پوچھی-

رضا تم لوگ بھی جارہے ہو سارہ بھی چلی گئی تو گھر بہت اداس اور سونا سونا لگے گا اسی لیے نہیں بھیج رہی-

ٹھیک ہے مما جیسے آپ کو ٹھیک لگے، رضا نے ان کی بات مان لی-

گاڑی آچکی ہے اگر سب تیار ہیں تو چلیں، حاشر نے آکر سب کو اطلاع دی-

ٹھیک ہے انجم ہم چلتے ہیں اتنے دن کیسے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا ساجدہ پہلے اپنی بھابھی

سے گلے ملیں اور پھر اپنے بھائی کی جانب بڑھیں-

اچھا بھیا اللہ حافظ اور ان کے گلے لگتے ہوئے ساجدہ کے آنسو نکل آئے-

ناصر صاحب نے اپنی بہن کو پیار دیا اور اس کو گیٹ تک رخصت کرنے کے لیے آئے جہاں حاشر ملازم کے ساتھ سامان رکھوا رہا تھا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب گاڑی میں بیٹھے اور لاہور کے لیے نکل پڑے-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دوپہر کا وقت تھا، سورج اپنی آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا-اس شدید گرمی میں کچن میں پاؤں رکھنا محال تھا اور وہ بڑے سکون سے کھڑی بریانی کی تہیں بنانے کے لئے ٹماٹر اور انڈے گول شیپ میں کاٹ رہی تھی-

چولہے کی ایک سائڈ پر چاول ابلنے کو رکھے تھے- جس کے اندر سے پانی نکل کر اب
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

چولہے کے اوپر گرا تھا-اس نے جلدی سے چولہا بند کر دیا اور چاولوں کا پانی نکالنے لگی-

پانی نکال کر آدھے چاول الگ کر دیے-بقیہ کے اوپر ساتھ پڑے گوشت کی ایک تہہ لگائی-اس کے ساتھ ساتھ ہی کچھ کٹے ٹماٹر اور انڈے رکھ کر چاولوں کی ایک اور تہہ لگا دی-

بقیہ بچے چاول اس کے اوپر ڈال کر اس کو دم پر رکھ دیا-

کچن کے اندر ہر طرف خوشبو پھیل گئی تھی جس کی وجہ سے امی کو کچن کا رخ کرنا پڑا، اور وہاں کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئیں-

گرمی کی وجہ سے وہ پسینے میں شرابور کھڑی اب سلاد کاٹ رہی تھی-

زرنی یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

کچھ نہیں امی آپ آرام کر رہی تھیں تو سوچا کہ میں ہی کھانا بنا لوں-

واہ بھئی تم اتنا امی کے آرام کے بارے میں کب سے سوچنے لگی، کچن کے دروازے

پر علی محسن نے چھیڑنے والے انداز میں کہا-

زرنی تو زرنی امی بھی اپنے لختِ جگر کو دیکھ کر حیران رہ گئیں-

اپنے بھائی کو دیکھ کر زرنی بے تابی سے بھاگتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی-آپ تو ایک ماہ بعد آنے والے تھے بھیا یہ کہتے ہوئے زرنی رو پڑی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل رو کیوں رہی ہو؟ ابھی ایک ہفتہ چھٹیاں تھی، سوچا سب کو سرپرائز دیا جائے لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہاری رونی صورت دیکھنے کو ملے گی، علی نے اس کے سر پر ایک چپت لگائی اور کہا-

اچھا اب ہٹو اور مجھے مما سے ملنے دو-

اپنے بیٹے سے مل کر تو جیسے امی کی ساری تھکن دور ہو گئی تھی-

بھیا آپ جلدی سے فریش ہو جائیں کھانا تیار ہے بابا جانی بھی آتے ہوں گے سب مل کر کھانا کھاتے ہیں میں زرا آپ کے جگری دوست کے گھر بھی خبر دے لوں-اس کا اشارہ شایان کی طرف تھا-

تمہارے ہاتھ کا کھانا کھا کر میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، علی نے اسے تنگ کیا تھا-

امی دیکھیں بھائی کیا کہہ رہے ہیں ایک تو اتنی گرمی میں بریانی بنائی اور آپ کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے-

اچھا بس اب لڑنا نہیں ہے-جاؤ جا کر دونوں فریش ہو جاؤ-میں زرا یہ سب سمیٹ لوں-ان کا اشارہ بکھرے کچن کی طرف تھا جہاں جا بجا چیزیں بکھری پڑی تھیں-

زرناب،او وپس، زیادہ ہی بکھیر دیا کہا اور آرام سے کھسک گئی مبادا اس کو ڈانٹ ہی نہ پڑ جائے-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

علی کے آنے کی خبر سن کر صُقینہ اور شایان بھی آ ٹپکے تھے-

بیڈ کے اوپر سب بیٹھے خوش گپیوں میں لگے تھے-

شایان اور علی ہم عمر تو نا تھے لیکن ان کی دوستی بہت گہری تھی اور علی بھی اس کو بھائیوں سے زیادہ چاہتا تھا-

سچ میں تمہیں یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی صُقینہ نے خوش دلی سے کہا-

علی بھائی آپ اتنے دنوں بعد آئے ہیں جلدی سے میری چیزیں نکالیں آپ یہاں نہیں تھے، تو شایان بھائی مجھے جلدی کینڈیز تک نہیں لا کر دیتے تھے، حنا نے علی سے اپنے بھائی کی شکایت کی-
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کیوں بھئی شایان کیوں نہیں لا کر دیتے تھے۔

میں کیا لا کر دیتا کینڈیز کھا کھا کر اپنے دانت خراب کر رہی ہے۔

چلو چھوڑو میں آپ کے لیے چاکلیٹس لایا ہوں علی نے مسکرا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔اس نے بیڈ کے ساتھ ہی نیچے پڑا بیگ اٹھایا اور چاکلیٹس نکال کر اس کی طرف بڑھا دیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حنا چھوٹی ہے،میں کون سا بڑی ہوں اس کے لیے چاکلیٹس اور میرے لیے کچھ نہیں، زرنی نے ساتھ ہی شکوہ کیا۔

چلو جی زرنی تم بھی شروع ہو جاؤ وہ یونیورسٹی سے آیا ہے باہر سے نہیں،جو ہر دفعہ تم دونوں کی فرمائشیں پوری کرے،شایان نے اپنے دوست کی سائڈ لیتے ہوئے کہا۔

نہیں شایان مجھے ان سے بہت پیار ہے۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں ان کے لیے کچھ نا لاؤں علی نے پیار سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔

زرنی اس دفعہ تمہارے لیے ایک زبردست سی چیز لایا ہوں ہوں لیکن مما سے بچانے کی ذمہ داری میری نہیں ہو گی۔

تم ایسا بھی کیا لائے ہو جو پھو پھو سے ڈانٹ پڑنے کا خدشہ ہے۔

اچھا چلو آنکھیں بند کرو۔

اتنا کیوں سسپینس ڈال رہے ہیں میری چیز ہے تو دے دیں نا۔

آنکھیں بند کر رہی ہو یا مما کو دے آؤں۔ پھر خود ہی ڈانٹ سنتی رہنا۔

اچھا اچھا کر رہی ہوں یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

اس نے اپنے بیگ کے اندر سے ایک بک نکالی اور اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔

زرنی نے آنکھیں کھولیں تو وہاں اپنی پسندیدہ مصنفہ کا ناول دیکھ کر خوشی سے اچھلی اور بولی یہ میرا ہے؟

جی ہاں، لیکن آہستہ پلیز مما سے ڈانٹ نہ پڑوا دینا۔

زرناب آگے بڑھ کر خوشی اور جوش کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اس کے گلے لگ گئی اور بولی۔

تھینک یو سو مچ بھیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکر ہے علی تمہارے آنے سے زرنی مسکرائی تو سہی ورنہ یہ تو بہت اداس اور سنجیدہ سی رہنا شروع ہو گئی تھی، صُقینہ بولی۔

ہاں آپی ٹھیک کہہ رہی ہیں، شایان نے بھی صُقینہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔

کیوں زرنی یہ کیا سن رہا ہوں، تم اداس کیوں تھی؟ علی نے زرنی سے سوال کیا تھا۔

نہیں بھیا بس پیپرز کا پریشر تھا، اب آپ کو ایسی لگ رہی ہوں، زرنی نے گویا اپنی صفائی دی۔

لیکن اصل وجہ تو شاید ہی صنوبر کے علاوہ کوئی جانتا تھا کہ زرنی اداس کیوں تھی۔

پر اب پیپرز کے ختم ہونے کے بعد ہنستی مسکراتی زرنی واپس آئی تو سب نے سکھ کا سانس لیا۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حاشر تم اور رضا بھی آئے ہو واہ بھئی کیا بات ہے ہمیں لگا صرف پھوپھو لوگ آئیں گیں تم لوگوں نے ایسے اچانک آکر بہت زبردست سرپرائز دیا ہے۔

ہاں بھائی میرے پیپرز ختم ہو گئے تھے۔گھر میں بور ہو رہا تھا اور رضا کو ویسے ہی چھٹیاں ہیں اسی لیے سوچا ہم بھی چلتے پھر کہاں وقت ملنا ہے، حاشر نے تفصیلاً جواب دیا۔

بھئی اصل بات یہ ہے کہ لاہور آنے کا موقع کوئی نہیں چھوڑتا رضا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

ریحان سب کو دیکھ کر بہت حیران ہوا۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سچ میں ساجدہ تمہیں اور بچوں کو دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے-

شہناز بیگم نے گلے ملتے ہو کہا-

حاشر بیٹا بھائی بھابھی ٹھیک ہیں؟؟انہوں نے حاشر سے پوچھا-

جی تائی امی وہ بھی ٹھیک ہیں،حاشر نے جواب دیا-

وہ کیوں نہیں آئے؟؟شہناز بیگم نے اگلا سوال کیا-

پاپا کو تھوڑا کام تھا اسی لیے نہیں آئے-

ان بڑے بوڑھوں کو چھوڑو میرے ساتھ سب چلو،ریحان نے رضا اور حاشر کو مخاطب کر کے کہا اور ان کو لے گیا-

بھائی کہاں ہیں؟ساجدہ بیگم نے بھائی کو ناپا کر سوال کیا-

وہ ہسپتال گۓ ہیں تھوڑی دیر تک آتے ہوں گے-ابھی تم لوگ تھک گئے ہو گے تھوڑا آرام کر لو-

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین